رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر۔ غلام نبی

قیمت دو پیسے (۲/)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۷ ربیع الثانی ۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۹ جولائی ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۶

آٹھ کروڑ مسلمانوں کے نمائندے کہلانیوالے لیڈر کہاں ہیں؟

شہید گنج کی مسجد کے متعلق احراری لیڈروں کا شرمناک رویہ

شہید گنج کی مسجد کے انہدام کے نہایت ہی ناخوشگوار اور رنجدہ قضیہ کے شروع ہوتے ہی مسلمانوں میں بے حد ہیجان اور اضطراب پیدا ہو گیا۔ اور وہ سخت بے تابی کے ساتھ ان لوگوں سے اس بارے میں رہنمائی کے طالب ہوئے۔ جو اُٹھتے بیٹھتے اپنے آپ کو ۸ کروڑ مسلمانوں کے نمائندے مسلمانوں کے لئے جان و مال قربان کر دینے والے اور ناموس اسلام کی حفاظت کے لئے جانیں ہتھیلی پر رکھے ہوئے پھرنے کا شور مچاتے رہتے ہیں اور جن کا دعوےٰ ہے۔ کہ تمام ہندوستان میں صرف وہی فعّال جماعت اور کام کرنے والے لوگ ہیں۔ لیکن انہوں نے اول تو صاف الفاظ میں کہدیا کہ "اس مسئلہ پر مسلمانوں کے لئے خاموشی اختیار کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ قانوناً مسجد پر ان کا کوئی حق نہیں" (مولوی مظہر علی صاحب اظہر جنرل سکرٹری احرار کا بیان زمیندار ۳- جولائی) اور پھر باوجود مسلمانوں کے ہزار بار پکارنے۔ اور شور مچانے کے احراری لیڈروں نے ادھر کا رخ نہ کیا۔ البتہ مولوی ظفر علی، سید حبیب اور بعض اور اصحاب نے ہمت اور جرأت دکھائی۔ اور باوجود ہر قسم کے خطرات کے باوجود آگے بڑھ کر مسلمانوں کے جوش اور ہیجان کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی۔

سخت مصیبت اور مشکل کے وقت احراریوں کی یہ طوطا چشمی مسلمانوں کو سخت ناگوار گزری اور ان کی طرف سے کھلم کھلا یہ مطالبہ ہونے لگا۔ کہ مجلس احرار بھی اس ضمن میں اپنا پروگرام شائع کرے۔ اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر کام کرے۔" اور احراریوں کے خلاف پنجاب کے طول و عرض میں غصہ اور نفرت پھیلنے لگی۔ تو ادھر اُدھر سے جہاں احراری مسلمانانِ لاہور کو فتنہ و فساد کے خطرہ میں پڑے ہوئے چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ آموجود ہوئے۔ اور پبلک کو مطمئن کرنے کے لئے انہوں نے ایک اعلان تیار کیا۔ جسے سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے ۱۲ جولائی کو شاہی مسجد میں پڑھ کر سنایا۔ اس میں ایک طرف تو یہ کہا۔ کہ "جب مسجد شہید کر دی گئی۔ تو بعض طبقوں کی طرف سے مجلس کی **دانشمندانہ خاموشی** کو مجرمانہ خاموشی بیان کیا گیا۔ حتٰی کہ بعض میں ہم ناکردہ گناہوں کے خلاف اتنا پروپیگنڈا کر دیا گیا۔ کہ ہم نے اپنی پوزیشن بیان کرنے کے لئے اس جلسہ عام کو ضروری سمجھا۔" اور دوسری طرف اس بنا پر اپنے آپ کو بری الذمہ ٹھہرانا چاہا۔ کہ

"مسجد شہید گنج کے تحفظ کے لئے ایک مقتدر جماعت بنائی گئی ہے۔ اور مولانا ظفر علی خاں صاحب۔ مولانا اختر علی خاں صاحب۔ مولانا سید حبیب صاحب۔ ڈاکٹر محمد عالم صاحب اور ملک لال خاں صاحب کی راہ نمائی میں ایجی ٹیشن جاری کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ جب ایک مقتدر جماعت نے ہماری لائل پور سے واپسی سے پہلے کام کو سنبھالنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔ تو مجلس احرار کا من حیث الجماعت دخل دینا مسلمانوں میں کشمکش کا باعث ہو جاتا۔ اور جائز طور سے اس اعتراض کا موقعہ مہیا ہو جاتا۔ کہ احرار ہر ایجی ٹیشن میں ٹانگ اڑا دیتے ہیں۔ اور کسی جماعت کو خواہ وہ کتنی ہی باوقار کیوں نہ ہو۔ کام کرنے کا موقعہ نہیں دیتے۔ بنا بریں خاموشی کو بہترین سمجھا گیا۔"

(احسان ۱۴ جولائی)

گویا احرار نے اس موقعہ پر اپنے خاموش رہنے کو "دانشمندانہ خاموشی" کہکر جہاں مسلمانوں کے تمام جوش و خروش اور تمام بے چینی۔ اور اضطراب کو بے وقوفانہ قرار دیا وہاں اپنی خاموشی کی وجہ یہ بیان کی۔ کہ مسجد شہید گنج کے تحفظ کے لئے ایک مقتدر جماعت بن چکی ہے ایسی صورت میں احراریوں کا اس میں دخل دینا مسلمانوں میں کشمکش پیدا کرنے کا باعث بن جاتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب ایک ہی مقصد اور مدعا کے لئے جدوجہد کی جائے۔ تو پھر کشمکش کے پیدا ہونے کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی تھی۔ کہ احرار پہلے کام کرنے والوں کو خواہ مخواہ تنگ کر کے الگ ہو جانے پر مجبور کر دیتے۔

ہر سمجھدار انسان بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ مجلس احرار کا یہ عذر نہایت بودا اور عذرِ گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔ اور سچائی کا اظہار کرتے مجھے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے مفاد کی خاطر مولوی ظفر علی صاحب اور سید حبیب صاحب نے اس موقعہ پر ایثار سے کام لیا۔ اور مجلس احرار کے ماتحت معہ اپنے ساتھیوں کے پوری فرمانبرداری سے کام کرنے کا یقین دلایا۔ تاکہ احراری کسی طرح اس مصیبت اور تکلیف کے وقت مسلمانوں کے کام آئیں۔ لیکن قطعاً کامیابی نہ ہوئی۔ آخر ۱۴- جولائی کو ایک بھرے جلسہ میں جو موچی دروازہ کے باہر پرچم اسلام لہرانے کے لئے کیا گیا تھا۔ احراری لیڈروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا:۔

"میں نے اس کوشش میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ کہ وہ بھی اس جھنڈے کے نیچے آکر تحریک کو خود اپنے ہاتھ میں لیں۔ میں نے ان سے کہدیا۔ کہ اگر آپ راہ نما بننا چاہتے ہیں۔ تو بسر و چشم آئیے اور راہ نما بنئے۔ ہم آپ کے مقتدی بنتے ہیں۔ آپ پیش امام بنئے۔ جس قوم کی راہ نمائی آپ کریں گے۔ میں ایک سپاہی کے فرائض انجام دینے کے لئے تیار ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ظفر علی خاں آپ کے حکم سے غلاظت کا ٹوکرہ بھی سر پر اٹھانے کے لئے حاضر ہوں .... میں نے کہہ دیا کہ ہم غلام ہیں۔ اور آپ ہمارے آقا۔ ہم اس جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے تمام اختلافات مٹ چکے ہیں مجھے امید تھی۔ کہ وہ حضرات ضرور تشریف لائیں گے۔ لیکن افسوس کہ وہ نہیں آئے"

(زمیندار ۱۶ جولائی)

اس سے بڑھ کر باہمی کشمکش کے امکانات کو مٹانے کی اور کیا صورت ہو سکتی تھی۔ لیکن مجلس احرار کو اس جدوجہد میں شامل ہونا تھا۔ اور نہ ہوئی۔ اور صرف وہ اعلان کرکے جس کا پہلے ذکر آ چکا ہے احراری لیڈر سودی وغیرہ روانہ ہو گئے۔ تاکہ نہ وہ لاہور میں رہیں۔ اور نہ ان کے کانوں میں مسلمانوں کی چیخ و پکار پڑے۔

اب حالات نے یکا یک ایسا پلٹا کھایا ہے۔ کہ وہ متحدہ جماعت جو زیر سرکردگی مولوی ظفر علی صاحب قائم ہوئی تھی اور جس کی بنا اٹھنے کے ادھر سے کشمکش کا خطرہ بتا کر مجلس احرار گوشہ عافیت میں پناہ گزیں ہو گئی تھی مسلمانوں کی راہ نمائی کرنے سے مجبور و معذور ہو گئی۔ یعنی اس کے تمام سرکردہ ارکان کو حکومت نے لاہور سے باہر نظر بند کر دیا۔ اور اس طرح احراریوں کا آخری عذر بھی ٹوٹ گیا۔

اب بھی اگر احراری میدان میں نہ آئیں۔ اور پیش آمدہ مشکلات میں مسلمانوں کی راہ نمائی کرنے کی بجائے الگ تھلگ پڑے رہیں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کی خیر خواہی اور ناموس اسلام کی حفاظت کے متعلق ان کے دعوے محض مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے ہیں۔ ورنہ وہ مسلمانوں کی خاطر اور اسلام کے لئے کوئی معمولی سے معمولی خطرہ برداشت کرنے کے لئے بھی تیار نہیں پھر یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ وہ مسلمانوں میں فتنہ و فساد پیدا کرکے ان کی قوت اور طاقت پراگندہ کرنا جانتے ہیں۔ غیر مسلموں کے مقابلہ میں مفاد اسلامی کی حفاظت کرنا نہ کبھی ان کا مقصد ہوا ہے۔ اور نہ اب ہے۔

جیتے جی ہم اپنے بزرگوں اور مقدس مقامات کی توہین برداشت نہیں کر سکتے

نیشنل لیگ لاہور کا احمدی نوجوانوں سے اہم مطالبہ

اپنے بزرگوں کی حفاظت کے متعلق ہمیں علم و فہم سے کام لینا چاہیئے

لاہور ۱۷ جولائی۔ گذشتہ شب نیشنل لیگ لاہور کا اجلاس زیر صدارت چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء ایم۔ ایل۔ سی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد شیخ بشیر احمد صاحب نے مندرجہ ذیل تقریر کے ساتھ قراردادیں پیش کیں

برادران آپ کو علم ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہمیشہ ایسی تحریکات کو کچلنے میں نمایاں حصہ لیا ہے جو ملک کے امن کو برباد کرنے والی ہیں۔ اور برادران وطن کا ہمیشہ یہ ہم پر گلہ رہا ہے۔ کہ ہم وطن کی تحریکوں سے الگ رہے ہیں۔ اور ایسے وقت میں کہ ہندوستان میں ایک ایسی رو زور پکڑ گئی تھی۔ کہ کوئی بھی انگریزی حکومت کو یہاں پسند نہ کرتا تھا۔ اور تحریک عدم تعاون پورے زور کے ساتھ اس ملک کی سیاست پر حاوی ہو چکی تھی۔ یہ صرف ہماری جماعت کا ہی کام تھا۔ کہ اس نے دیانتداری کے ساتھ حکومت کا ساتھ دیا۔ اور ملک میں امن کے قیام کی نیت سے وہ حکومت کا دست راست بنی۔ انقلاب پسند لوگوں کی امن کو برباد کرنے والی تحریکوں کا بھی ہم نے مقدور بھر مقابلہ کیا۔ اور ہماری ان مساعی کا اس وقت کے ذمہ وار احکام نے اعتراف بھی کیا۔ میں کسی پرانے تاریخی واقعہ کا ذکر نہیں کر رہا۔ بلکہ یہ کل کی بات ہے۔ اور اگر انسانی فطرت میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہو گئی۔ اور انسانی حافظہ غائت درجہ کمزور نہیں ہو چکا۔ تو اس وقت پنجاب گورنمنٹ میں اور اس کے ماتحت ایسے افسران موجود ہیں۔ جو ان واقعات کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ کوئی احسان تھا جو ہم نے کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں ہم نے دنیا کے طعنوں کو سنا۔ مصائب جھیلیں۔ اور برادران وطن کی نظروں میں مطعون بنے۔ کیا حکومت کا کوئی رکن یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا یہ عملی اقدام کسی حرص و آز کے ماتحت تھا۔ یقیناً نہیں۔ یا اس کے عوض میں ہم سے کوئی ایسا امتیازی سلوک روا رکھا گیا۔ ہمیں صرف وہ حقوق حاصل تھے۔ جو عام شہری ہونے کی حیثیت سے دوسروں کو بھی حاصل تھے۔

اس کے برعکس جمعیت احرار کی مساعی دنیا سے مخفی نہیں۔ خود حکومت کا ریکارڈ اس امر کا شاہد ہے۔ کہ یہ شورش پسند امن شکن مٹھی بھر لوگوں کی جماعت ہے جو حکومت کے لئے پریشانی کا موجب بنی رہی۔ اور کانگریسی خیالات کی حامل ہے۔ حکومت پنجاب میں جدید تغیرات کے ساتھ ہی ہم دیکھتے ہیں کہ جمعیت احرار حکومت پنجاب کی منظور نظر بن جاتی ہے۔ اور امن شکن مساعی کے لئے بھی اسے حکومت کی تائید حاصل ہے۔ قادیان کی مقدس سرزمین میں ہمارے پیارے امام کے خلاف سب و شتم سے کام لیا جاتا ہے۔ اور دریدہ دہن عنایت اللہ رکیک سے رکیک حملے کرتا ہے۔ اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ حکومت کے ڈائری نویس کس دیانتداری سے یہ تمام اطلاعات حکومت تک پہنچاتے ہیں۔ یہی حکومت کے نمائندوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر وہ اشارہ کرے۔ تو میاں ذوالفقار خود محمود کی نعش خون میں تڑپتی ہوئی دکھائی دے لیکن مقامی افسران حرکت میں نہیں آتے اور انہیں کوئی قابل گرفت بات دکھائی نہیں دیتی ہیں۔ ان الزامات کی اہمیت یا غیر قانونی خیال کا اظہار میرا مقصود صرف یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ حالات ایسے ہیں۔ اور مقامی حکام کی روش ایسی اختیار کی ہے۔ کہ ہمارے لئے اور کوئی چارہ کار نہیں۔ سوائے اس کے کہ ہم باور کریں۔ حکومت کی حفاظت ہمیں حاصل نہیں۔ اور ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کیا اپنی زندگی میں ہم مقامات مقدسہ کی توہین۔ محبوب ترین ہستیوں کی بے عزتی۔ اور ان کے مقدس وجودوں پر حملہ برداشت کر سکتے ہیں۔ وہ کونسا احمدی ہے جسے انتہائی صدمہ نہ ہوا۔ جب اس نے یہ پڑھا۔ کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر قادیان کی سرزمین میں ایک نابکار نے حملہ کیا۔ اب ہمیں خود ان وجودوں کی حفاظت کرنا ہے۔ مقامات مقدسہ کی حفاظت کرنا ہے۔ اور وقت آن پہنچا ہے۔ کہ ہم اپنے خون سے ان شعائر اللہ کی حفاظت کریں۔ کسی کی جان لیکر نہیں۔ بلکہ اپنی جان دے کر۔ کسی کا خون گرا کر نہیں۔ بلکہ اپنے خون کی پیشکش سے اور ہم اپنی آواز کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے زیادہ باقاعدگی کے ساتھ قدم اٹھائیں۔ اس لئے میں یہ قراردادیں پیش کرتا ہوں:۔

اول۔ نیشنل لیگ لاہور کا یہ اجلاس حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر کسی احراری کے حملہ کے سلسلہ میں مقامی افسروں کی غیر مستعد روش کے پیش نظر یہ خیال کرنے پر حق بجانب ہے۔ کہ ہمیں مقامی افسران کی طرف سے وہ حفاظت حاصل نہیں۔ جو عام شہریوں کو حاصل ہے۔ اور ہمیں اپنے مقدس مقامات اور محبوب ترین وجودوں کی حفاظت کے لئے خود فکر کرنا چاہیئے۔ اسی لئے نیشنل لیگ لاہور اپنے مخلصوں کا مطالبہ کرتی ہے جو قانون کی حد کے اندر رہتے ہوئے اپنے مقدس مقامات اور محبوب ترین ہستیوں کی حفاظت کے لئے اپنی جان نچھاور کرنے کے لئے تیار ہوں۔

دوم۔ نیشنل لیگ لاہور ان افسوسناک حالات کے پیش نظر جو قادیان میں بہت سرعت کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں۔ اور جن سے احراریوں کے امن شکن ارادوں کا پتہ چلتا ہے۔ یہ تجویز کرتی ہے۔ کہ ایک مرکزی نیشنل لیگ قائم کی جائے۔ جس کا صدر مقام لاہور ہو۔ اور جو لاہور بیرونجات کی تمام نیشنل لیگوں کے نمائندوں پر مشتمل ہو۔ اس لئے نیشنل لیگ لاہور تجویز کرتی ہے۔ کہ اگر بیرونجات کی نیشنل لیگیں اس امر سے متفق ہوں۔ تو وہ اپنا نمائندہ نامزد کرکے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ۱۲ ٹمپل روڈ لاہور کو اطلاع دیں۔ تاکہ ایک فوری اجتماع کرکے باقاعدہ تشکیل دی جا سکے۔ نیز قرار پایا کہ ان قراردادوں کی نقول اخبارات میں بھیج دی جائیں۔ سب سے آخر میں جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے پھر ایک تقریر کی جس میں نیشنل لیگ لاہور کے اراکین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

میں یہ ظاہر کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ حضرت

81
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراریوں کے انتہائی ظلم کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے احمدیوں کی التجائیں

— ۱۲ —

جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء ممبر پنجاب کونسل لکھتے ہیں۔

ہمارے نہایت ہی پیارے محسن و آقا خدا تعالیٰ کی تمام برکات آپ اور آپ کے خاندان کے کل افراد پر ہوں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضورؔ! قلم جذبات کی ترجمانی کرنے سے قاصر ہے۔ اور زبان میں اس قدر الفاظ نہیں۔ کہ صحیح طور پر حضورؔ پر واضح کر سکوں کہ دل کی کیا حالت ہے۔ جب سے اس بزدلانہ حملہ کا علم ہوا ہے۔ خون اُبل رہا ہے۔ ایک آنِ واحد بھی طبیعت کو سکون نہیں۔ ایک زخم ہے۔ جو کھل رہا ہے۔ ہم مجبور ہیں۔ بے بس ہیں۔ آج جس خدا کے سچے نبی کے لختِ جگر پر حملہ کیا گیا ہے۔ اور ضربات پہونچائی گئی ہیں۔ اُسی خدا کے رسول اور نبی کی تعلیم ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم ان تمام مظالم کو برداشت کریں۔ لیکن کئی دفعہ جذبات کا اس قدر ہجوم ہوتا ہے۔ کہ قریب ہوتا ہے دامنِ صبر ہاتھ سے چھوٹ جائے۔ لیکن خدا تعالیٰ کا فضل پھر سایہ کرتا ہے۔ اور حالت کو بدل دیتا ہے۔

اے خدا کے سچے مسیحؑ کے خلیفہ۔ اے قدرتِ ثانی کے ظہور۔ اے مظہر الحق والعلاء اے بے نظیر باپ کے بے نظیر بیٹے۔ اور اے امام کہ جس کے دامن پاک سے نجات دنیوی و اخروی وابستہ ہے۔ اُسی خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں ہماری جانیں ہیں۔ کہ ہمارے دل صدمات سے چھلنی ہو چکے ہیں۔ ہمارے جگر سوختہ ہیں۔ ہم میں طاقت برداشت ہے ہم دنیا کی ان اشتعال انگیز کارروائیوں کے پیشِ نظر بہت ہی ضبط سے کام لے رہے ہیں۔ لیکن ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ یہ جان اُس جان سے کہیں حقیر ہے۔ جس پر حملہ کیا گیا۔ اے کاش کہ مجھ پر یہ ستم کیا جاتا۔ اور وہ پاک وجود جو ہمارے محسن۔ بلکہ دنیا کے محسن۔ امن کے شہزادے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لختِ جگر ہے۔ اس کو ایذا نہ دی جاتی اے کاش! کہ دشمن کا وار میرے جسم پر پڑتا۔ اے آقا۔ اے پیارے سیدؔ! ہم پر یہ سب سے ناقابلِ برداشت ظلم کیا گیا۔ لیکن ہم حضورؔ۔ اور سلسلہ کی تعلیم۔ اور احکام کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔ ورنہ دشمن خوب جانتا ہے۔ کہ ہمارے بازوؤں میں طاقت ہے۔ ہمارے دلوں میں دلیری ہے۔ ہمارے قلوب میں ایمان اور اخلاص کا سمندر ہے۔ ہم بے بس ہیں کیونکہ ہمیں حضرت کی تعلیم روکتی ہے۔

یاحضرت جتنا بھی زیادہ لکھا جائے اس قدر کم ہے۔ لیکن حضور کا وقت قیمتی ہے۔ اور مبادا کوئی گستاخی اپنے رنج کی وجہ سے نہ ہو جائے۔ صرف اسی قدر عرض کرتا ہوں۔ کہ ہم حضورؔ کے خاندان کی عزت پر ہر ایک چیز قربان کرنے کو ہر وقت تیار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ اے خدا۔ دشمنوں کا ظلم حد سے تجاوز کر گیا۔ تو نے ہمارے ہاتھ باندھ رکھے ہیں۔ اس لئے ہم تیری ہی درگاہ میں عرض پرداز ہیں۔ کہ تو اپنا ہاتھ دکھا۔ اور دشمنوں کو جو بھی وہ ہیں تباہ کر دے۔ برباد کر دے۔ ہلاک کر دے۔ تا دنیا میں تیری قدرت کا جلوہ پھر نظر آئے اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔ حضور کی پاؤں کا سخت محتاج اسد اللہ خان۔

— ۱۳ —

ایک احمدی خاتون لکھتی ہیں۔

قبلۂ عالم و مرجعِ خلائق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

۱۰۔ جولائی کے الفضل میں یہ روح فرسا اور جان گسل خبر پڑھ کر کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر کسی احراری نے لاٹھی سے حملہ کیا۔ اور حضور کو ضربات بھی آئیں۔ دل کو سکت۔ بے چینی اور بے حد اضطراب ہے۔ حسب الارشاد حضورؔ جوں جوں جماعت صبر سے کام لے رہی ہے۔ مخالف گستاخ و بے باک ہو رہا ہے۔ اور اپنی شیطنت میں شب و روز ترقی کر رہا ہے۔ گورنمنٹ بھی تساہل و تغافل سے کام لے رہی ہے۔ جماعت پر تو جس قدر ظلم و ستم ڈھائے جا رہے ہیں۔ وہ بخوشی اور برضا الٰہی برداشت کرنے کو تیار ہے۔ اور کر رہی ہے۔ لیکن یہ دلخراش سین دیکھنے کو تیار نہیں۔ کہ اس کی موجودگی میں وہ مقدس ہستیاں جن پر وہ پروانہ وار نثار ہونے کو تیار ہے۔ اور جن کے پسینہ کے ایک قطرہ پر خون بہانا اپنا مقصدِ حیات خیال کرتی ہے۔ ایسے رذیل و کمینہ۔ مردود و مقہور مخالفوں کا ہدفِ مظالم ہوں۔

اُف تصور سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں جسم لرزتا ہے۔ مارے غم و غصہ کے دل کانپتا اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ جوشِ انتقام بھڑکتا ہے۔ لیکن حضورؔ کے حکم کی بیڑیاں ہمیں بیکار محض بنائے ہوئے ہیں۔ مرد تو کجا بخدا۔ مجھ عورت کا دل بے قابو ہوا جا رہا ہے مخالفوں کے مظالم حد سے گزر گئے۔ اور جماعت کا صبر انتہا کو پہونچ گیا۔ حضرت برائے خدا بطفیل محمد مصطفےٰ صلعم۔ اور صدقہ جری اللہ فی حلل الانبیاء کوئی تدبیر کریں۔ پیمانۂ صبر لبریز ہو چکا۔ چھلکنے کو ہے اور اگر اب بھی صبر آزمایا گیا۔ اور ہاتھ پاؤں باندھ کر کمینہ دشمن کے آگے ڈالا گیا۔ تو یقیناً ظلم کے مترادف ہوگا آقائے من۔ میں ایک کمزور اور ناقص العقل عورت جب اپنے دلی جوش کا مقابلہ ان دلوں سے کرتی ہوں۔ جو بزم احمدؑ کی شمع فروزاں پر تصدق ہونے کے لئے پروانہ وار بے تاب نظر آتے ہیں۔ اور پھر ان کی اس کیفیت کے تصور سے جبکہ حضور ان کو باوجود اس قدر سختی دیکھنے کے بھی صبر کی ہدایت فرماتے ہیں تو میرا دل دہل جاتا ہے۔ اغلب ہے کہ جناب کا یہ حکم ایسے جوشیلے احباب کے دماغ کو صحیح نہ رکھ سکے۔ جو جوش کو محض حضور کے حکم کے انتظار میں دبائے بیٹھے ہیں۔ کیونکہ بارہا سنا گیا ہے۔ اور دیکھنے میں بھی آیا ہے۔ کہ ضبطِ غم و غصہ انسان کو دیوانہ بنا دیتا ہے۔ اس لئے میری ناقص رائے میں ضروری ہے۔ کہ حضور کم از کم اپنے خدام کو مدافعانہ رنگ کے مقابلہ کی اجازت فرما دیں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر فرد کی خاص طور پر حفاظت کا انتظام ہو۔ حضور کی حقیقی خادمہ۔ عنایت۔

— ۱۴ —

جناب سید احمد صاحب وکیل رام پور سے لکھتے ہیں۔

پیارے امام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ پرچہ الفضل ملا پہونچا۔ واقعہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پڑھا۔ مجھ کو اکثر گالیاں کھانے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور اکثر لوگ جو عام گفتگو میں برتاؤ کرتے ہیں۔ اس کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ مگر حضورؔ والا۔ جس وقت فیصلہ سشن جج گورداسپور پڑھا۔ اور ایک آج جبکہ یہ واقعہ مارپیٹ پڑھا۔ میرے ہوش و حواس پر جو اثر ہوا۔ لائق تحریر نہیں ہے۔ میرا خیال یہ ہے۔ کہ آپ کا ہر حکم ہر احمدی مرد اور فرد تسلیم کرے گا۔ لیکن حضورؔ والا جب تک عقل کام دے گی۔ بحالت بدحواسی جب انسان مجبور ہو جائے گا۔ تو جو کچھ اس کی عقل میں اس وقت کے لحاظ میں آئے گا۔ کر گزریگا حضور والا۔ جب تک برداشت کی طاقت ہے حضور کے حکم کی تعمیل کی جائے گی حضورؔ صبر کی دعا کریں۔ حالات ناقابلِ برداشت ہوتے جاتے ہیں۔ ان دونوں واقعات نے بہت ہی رنج پہونچایا ہے۔ ادنےٰ غلام سید احمد وکیل۔ رام پور۔

— ۱۵ —

جناب ممتاز احمد صاحب مختار شاہجہانپور سے لکھتے ہیں:۔

حضرت مخدوم و معظم ذوالمجد والکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اس واقعہ دلخراش سے تمام ارکان جماعت کو ایسا غم و غصہ ہے کہ الفاظ میں ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ کئی روز ہو چکے ہیں۔ مگر کسی وقت اس کے خیال سے دماغ خالی نہیں ہوتا میرا تو یہ حال ہے۔ کہ بار بار دل میں جوش اٹھتا ہے کہ کاش اس بدسرشت و ذلیل احراری کے یہ دونوں بزدلانہ وار میرے پہلو اور بازو پر ہوتے۔ یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا ہوتا۔ لیکن یہ خبر میں نے نہ سنی ہوتی کہ میرے آقا و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر اور ہر احمدی کے سرتاج معظم و محترم حضرت میاں شریف احمد صاحب کی ذات باصفات پر کسی شقی نے حملہ کیا ہے۔

یہ واقعہ گویا ایک خنجر تھا جس نے ہمارے سینوں کو چیر کر دل و جگر کے ٹکڑے اڑا دیے ہیں۔ اور یہ مقدر نہیں تو پھر خدا ان کو غارت کرکے ہمارا راستہ صاف کرے۔ خاکسار ممتاز احمد عفا اللہ عنہ شاہجہانپور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کا قاتلانہ حملہ

احمدی جماعتوں میں جوش اور اضطراب کی زبردست لہر

احمدیہ ایسوسی ایشن رنگون کا تار

رنگون ۱۰ جولائی۔ جناب محمد سعید صاحب پریذیڈنٹ احمدیہ ایسوسی ایشن رنگون بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔

احمدیہ ایسوسی ایشن رنگون کو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ایسی محترم اور معزز ہستی پر کسی احراری کے حملہ کی خبر سنکر سخت صدمہ ہوا۔ یہ ایسوسی ایشن انہیں اس قاتلانہ حملہ سے بال بال بچ جانے پر مبارکباد پیش کرتی ہے۔ ہز ایکسی لنسی وائسرائے بہادر ہز ایکسیلنسی گورنر بہادر پنجاب۔ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کو اور سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کو تاریں بھیجی گئی ہیں ؛

جماعت احمدیہ مزنگ لاہور

۱۰ر جولائی بوقت ۸ بجے شام جماعت احمدیہ مزنگ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب میاں عطاء الرحمن صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی مسجد احمدیہ مزنگ میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پیش ہو کر باتفاق رائے منظور ہوئے۔

(۱) یہ اجتماع قادیان میں جماعت احمدیہ کی ایک نہایت محبوب و محترم اور عزیز ہستی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک نہایت حقیر و ذلیل احراری کے لاٹھی سے حملہ کرنے کی سخت اشتعال دلانے والی خبر کو نہایت رنج و غم اور درد و کرب کے ساتھ سن کر اس پر نہایت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ مجرم کو ایسی عبرت انگیز سزا دے۔ کہ کسی شریر النفس کو آئندہ ایسی مکروہ حرکت کی جرأت نہ ہو۔

(۲) یہ اجتماع اس امر کو بھی اپنی فرض شناس اور امن پرور گورنمنٹ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہے۔ کہ ہو نہیں سکتا آئے دن جماعت احمدیہ کے خلاف ایسی بے باکانہ اور امن شکن شرارتوں کے پیچھے کوئی زبردست سازش کام نہ کر رہی ہو۔ جبھی تو ایسے ذلیل و حقیر شخص کو ایک چیف آف پنجاب خاندان کے ایک معزز فرد پر ہاتھ اٹھانے کی جرأت ہوئی۔ ہم حکومت سے پرزور استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسی شرارتوں کی تہ میں کام کرنے والی سازش کا پتہ لگا کر مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ اور اپنی رعایا کے ایک نہایت ہی پرامن اور وفادار طبقہ کو یقین دلائے۔ کہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہیں ہوگا۔

(۳) ہم گورنمنٹ کی خدمت میں پرزور استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ضلع گورداسپور کے ان حکام کو وہاں سے فوراً تبدیل کر دے۔ جن کی فرض ناشناسی اور احرار کی نامناسب طرفداری کی وجہ سے اگر ایک طرف ایسے ذلیل لوگوں کو ایسی کمینہ اور بے باکانہ حرکات کی جرأت ہوئی ہے۔ تو دوسری طرف سلطنت برطانیہ کے روایتی عدل و انصاف کو سخت بدنما دھبہ لگتا ہے ؛ خاکسار عبدالحی سکرٹری امور عامہ مزنگ لاہور

جماعت احمدیہ میانوالی خانانوالی کوٹ باجوہ

۱۳ر جولائی زیر صدارت حاجی خدابخش صاحب جماعت احمدیہ میانوالی خانانوالی کوٹ باجوہ کا ایک پبلک اجلاس اس حملہ کے متعلق جو ۸ر جولائی کو ایک نہایت ذلیل اور کمینہ احراری

کی طرف سے احمدیوں کی ایک نہایت ہی محبوب و محترم ہستی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند عالی تبار حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر کیا گیا۔ اپنے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

یہ یقین رکھتے ہوئے کہ یہ حملہ احرار کی طرف سے انتہائی فتنہ و فساد کی غرض سے کرایا گیا ہے گورنمنٹ سے استدعا کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس شرارت اور اشتعال انگیزی کی مکمل اور فوری تحقیقات کر کے اس کے انسداد کے لئے مؤثر تدابیر عمل میں لائے ؛ خاکسار رحمت خاں سکرٹری

جماعت احمدیہ چندر کے منگولے۔ پوہلہ مہاراں

۱۳ر جولائی بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ چندر کے۔ منگولے اور پوہلہ مہاراں کا ایک غیر معمولی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے حملہ کرنے کے خلاف رنج و الم کا اظہار کرنے کے لئے جامع مسجد احمدیہ میں زیر صدارت چودھری غلام محمد صاحب منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق پاس ہوا۔

احمدیان چندر کے۔ منگولے اور پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ کا یہ پبلک اجلاس اس قاتلانہ حملہ کے خلاف جو ایک احراری نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر کیا۔ اپنے انتہائی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ یقین رکھتے ہوئے کہ یہ حملہ احرار کی طرف سے ایک مکمل سازش کے ماتحت انتہائی فتنہ و فساد کی غرض سے کرایا گیا ہے۔ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس سازش شرارت اور اشتعال انگیزی کی مکمل اور فوری تحقیق و تفتیش کر کے اس کے انسداد کے لئے مؤثر تدابیر عمل میں لائے۔ خاکسار اللہ بخش سکرٹری جماعت احمدیہ

جماعت احمدیہ بنگہ

۹ جولائی جماعت احمدیہ بنگہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مرزا ابوالمجد صاحب پر ایک احراری کے حملہ کے خلاف نہایت غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے ؛

(۱) ہم ممبران جماعت احمدیہ بنگہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے قاتلانہ حملہ کے خلاف نہایت غم و غصہ کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جس نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنے فضل سے محفوظ رکھا۔ ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ انصاف پسند گورنمنٹ جرم کا اقدام کرنے والے مجرم کو سزا دلانے کی مؤثر تدابیر اختیار کرے گی۔ اور آئندہ ایسے مجرمانہ اقدامات کا سدباب کرے گی۔

(۲) ہم ممبران جماعت احمدیہ بنگہ گورنمنٹ پنجاب کی توجہ اس احراری فتنہ کی طرف مبذول کراتے ہوئے جس کے نتائج روز بروز زیادہ بھیانک صورت میں رونما ہو رہے ہیں۔ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اب اس ناپاک پروپیگنڈا اور شرارت کا سدباب کرے ؛

(۳) قادیان میں باہر سے آنے والے احراریوں کو جن کا مقصد قادیان کی فضا کو مکدر بنانا اور فتنہ و فساد برپا کرنا ہے۔ وہاں رہنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اور موجودہ حالت میں انہیں فوراً قادیان ترک کرنے پر مجبور کیا جائے ؛

خاکسار عبدالرحمن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ مرید کے ضلع شیخوپورہ

انجمن احمدیہ مرید کے۔ضلع شیخوپورہ کا ایک اہم اجلاس ۱۲ جولائی منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ ایک احراری غنڈے کے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ناپاک ارادے سے حملہ کرنے کی خبر سے ہمارے جذبات و احساسات کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ انصاف پسند حکومت جرم کا ارتکاب کرنے والے مجرم اور اس کے حامیوں کو جن کے ایماء سے اس کو ایسا حملہ کرنے کی جرأت ہوئی۔ قرار واقعی سزا دے کر آئندہ ایسے مجرمانہ اقدامات کا سدباب کرے گی۔

۲۔ ہم گورنمنٹ ہند کو عموماً اور گورنمنٹ پنجاب کو خصوصاً اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ احراریوں کا کام محض فتنہ پردازی ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کو ایک امن پسند اور گورنمنٹ کی خیرخواہ جماعت کے مرکز سے اس احراری فتنہ کو کامل طور پر دور کر دینا چاہئے۔

۳۔ ہم گورنر صاحب بہادر پنجاب سے مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ڈسٹرکٹ گورداسپور کے ان تمام ذمہ دار افسروں کو جو احرار نواز ہیں۔ فوراً تبدیل کر دیں۔

سکرٹری

جماعت احمدیہ نوشہرہ

۱۱ جولائی۔ انجمن احمدیہ نوشہرہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب مرزا غلام حیدر صاحب بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔

۱۔ یہ جلسہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کے کمینہ اور قاتلانہ حملہ کے خلاف سخت غصہ اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور ایسے حملے کو گہری سازش کا نتیجہ یقین کرتا ہے۔

۲۔ یہ جلسہ حکام ضلع اور گورنمنٹ پر یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک واجب الاحترام ہستی پر جس کے لئے ہر احمدی اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے کے لئے تیار ہے۔ روز روشن میں ایک رذیل احراری غنڈے کا قاتلانہ حملہ کرنا اور دیگر افراد جماعت احمدیہ پر حملے جہاں کسی گہری سازش کا پتہ دیتے ہیں۔ وہاں ان شبہات کو جو بعض حکام کے احراریوں کے پشت پناہ بننے کے متعلق ہیں۔ یقین تک پہنچانے والے ہیں۔

۳۔ یہ جلسہ گورنمنٹ اور حکام ضلع پر یہ بھی واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہے۔ کہ اگر احراریوں کی ان سرگرمیوں کو جو انہوں نے ایک لمبے عرصہ سے قادیان میں جو جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ جماعت کے خلاف خصوصاً اور دیگر مقامات پر عموماً جاری کر رکھی ہیں۔ نہ روکا گیا۔ اور ان ناجائز اور قاتلانہ حملوں کا سدباب نہ کیا گیا۔ تو احراریوں کی ان شرارتوں اور ناقابل برداشت نفرت انگیز حرکات کے نتیجہ میں باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے جماعت احمدیہ کو پُرامن رہنے کی تلقین کرنے کے اگر کسی قسم کے ناخوشگوار واقعات رونما ہوئے تو ایسے واقعات کی تمام تر ذمہ داری گورنمنٹ اور اس کے حکام پر ہوگی۔

۴۔ یہ جلسہ گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ان تمام اشخاص پر جن کا ایسے کمینے حملوں سے جو جماعت احمدیہ کے معزز ترین اصحاب اور دیگر افراد جماعت پر احراریوں کی طرف سے کئے جا رہے ہیں تعلق ہے۔ مقدمہ چلائے۔

۵۔ یہ جلسہ ایسے حکام کی ضلع سے فوری تبدیلی کا مطالبہ کرتا ہے جن کی وجہ سے احراریوں کے حوصلے بڑھ رہے ہیں۔

(نامہ نگار)

نیشنل لیگ محمود آباد

۱۲ جولائی۔ نیشنل لیگ محمود آباد فارم سندھ کا اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر احمد الدین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

۱۔ یہ اجلاس ایک بدباطن احراری کے قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لخت جگر حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر لاٹھی سے حملہ کرنے پر اپنے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف دیگر معزز ممبران خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور افراد جماعت احمدیہ کو اپنی خاص الخاص حفاظت میں رکھے۔

۲۔ یہ اجلاس حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے حملہ آور کے بزدلانہ حملہ سے محفوظ رہنے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ۔ حضرت ام المومنین علیہا السلام۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے۔

۳۔ یہ اجلاس نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہے۔ کہ حکومت پنجاب کی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے مقدس مرکز قادیان کے معاملہ میں افسوسناک غفلت اور متواتر خاموشی اس ناگوار حادثہ کا موجب ہوئی ہے۔

۴۔ قرار پایا۔ کہ حالات کی بڑھتی ہوئی نزاکت کے پیش نظر جس وقت ضرورت پیش آئے۔ ہر احمدی اپنے مقدس مرکز کی حفاظت کے لئے فی الفور اپنے محبوب امام حضرت امیر المومنین کے قدموں میں قادیان پہنچ جائے۔ شریف احمد سکرٹری نیشنل لیگ

جماعت احمدیہ لدھیانہ

مندرجہ ذیل ریزولیوشن جماعت احمدیہ لدھیانہ کے ایک غیر معمولی اجلاس میں بالاتفاق پاس ہوا۔ جو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ واقع نہال اینڈ سنز میں منعقد ہوا۔

جماعت احمدیہ لدھیانہ احراریوں کی اس کمینہ حرکت پر اظہار نفرت کرتی ہے کہ ان کے ایک غنڈے نے جماعت احمدیہ کی ایک محبوب و محترم ہستی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر صاحبزادہ حضرت میرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کیا۔ اور احراریوں کے اس فتنہ کے خلاف اظہار غم و غصہ کرتی ہوئی گورنمنٹ پنجاب سے استدعا کرتی ہے۔ کہ وہ برطانوی انصاف کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ان فتنوں کا جلد سے جلد سدباب کرے۔

(نامہ نگار)

جماعت احمدیہ فتح پور

۱۰ جولائی۔ جماعت احمدیہ فتح پور کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت میاں محمد عالم صاحب رئیس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے حملہ کے خلاف نہایت پرجوش تقریریں کی گئیں۔ اس کے بعد صاحب صدر کی طرف سے مندرجہ ذیل قرارداد پیش ہو کر پاس ہوئی۔

۱۔ جماعت احمدیہ فتح پور کو اس ظالمانہ حملہ سے جو صاحبزادہ حضرت میاں شریف احمد صاحب مدظلہ اللہ تعالیٰ پر ہوا سخت رنج اور دکھ پہنچا ہے۔ چونکہ یہ فعل جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے دل پر آگ لگانے کے مترادف ہے۔ اس لئے ہم گورنمنٹ برطانیہ کے عدل و انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے صدائے احتجاج بلند کرتے اور درخواست کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ان شر آمیز افعال کا جو احرار کی طرف سے ظہور میں آ رہے ہیں۔ انسداد کرے اس سے پہلے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے کئی بار توجہ دلائی جا چکی ہے۔ مگر گورنمنٹ اب تک خاموش ہے۔ گورنمنٹ کی اس خاموشی کی وجہ نظر نہیں آتی۔ کیا گورنمنٹ اس سے بھی زیادہ ظلم احرار کی طرف سے دیکھنا چاہتی ہے۔

(سکرٹری تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چین میں عیسائیت کی اشاعت

ایک احمدی مجاہد مقیم ہانگ کانگ کے قلم سے

چین میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے ایک عرصہ سے عیسائی مشنری جدوجہد کر رہے۔ اس کا کسی قدر پتہ ان کوائف سے لگ سکتا ہے۔ جو ایک احمدی مجاہد نے لکھکر ارسال فرمائے ہیں۔ اور جو ناظرین کی آگاہی کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

چین کے مختلف علاقوں میں رومن کیتھولک، پروٹسٹنٹ۔ چرچ آف سکاٹلینڈ انگلش آئرش یونائیٹڈ سٹیٹس۔ یوتھ اور نارتھ پریس بیٹرین چرچز۔ ریفارم چرچ امریکہ دی یونائیٹڈ سٹیٹس انگلش بیپٹسٹ چرچ۔ نیوزی لینڈ پریس بیٹرین چرچ لنڈن مشنری سوسائٹی۔ یونائیٹڈ چرچ کینیڈا۔ امریکن بورڈ کانگری گیشنل چرچز۔ سویڈیش ایونجیل کل فری چرچ۔ یونائیٹڈ برادرن ان کرائسٹ چائنیز۔ آنڈی پنڈنٹ چرچز۔ سپینش رومن پروکیوریشن۔ جیسوائٹ فادرز اٹالین مشن وغیرہ انفرادی اور اجتماعی طور پر عیسائیت پھیلانے میں مصروف ہیں۔ ان کے بڑے بڑے مراکز ہانگ کانگ۔ کیانگسی۔ ہونن اور ہوپے یونن ہسنگ۔ سچیون۔ ہوپی آنی اور منگولیا مانچوریا ہیں۔

ان علاقوں میں مرکزی مقامات جہاں باقاعدہ مشن اور بک ڈپو ہیں یہ ہیں:۔ ہانگ کانگ۔ کولین کینٹن سواٹو آشن چیفو۔ پنگز و۔ فوچو۔ نانچنگ۔ ننگپو سیان نامکن سٹنگٹسو۔ نانٹا۔ پیپنگ۔ ارمین ہانگکو یشنگمی۔ ٹین سٹین۔ یرنن۔ سمان ہشنگ فی۔ مندون۔ منڈی۔ کلیان۔

چند سال سے بائیبل اور اس کے حصص کی اشاعت انڈو چائنا کو ملا کر دس ملین سالانہ ہے۔ جو تمام دنیا میں اس کی اشاعت کا ایک تہائی ہے۔ سوا سو سال میں دس کروڑ سے زائد اشاعت ہوئی ہے۔ ۱۸۲۳ء میں پہلا ترجمہ شائع ہوا۔ چین کی بیسیوں زبانیں ہیں۔ جن میں سے مینڈرن سرکاری حیثیت رکھتی ہے۔ انجیل تورات اور اس کے حصص کے مختلف چینی زبانوں میں ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ اندھوں کے لئے بھی بائبل تین زبانوں میں چھپ چکی ہے۔ قیمتاً فقط ....۵۰۰ کے قریب فروخت ہوئی ہے۔ باقی مفت تقسیم کی جاتی ہے۔

زبان کے لہجہ اور سلاست سے ایک طبقہ میں انس پیدا ہو گیا ہے۔ اور ایک گروہ کی یہ تحریک ہے۔ کہ لٹریچر میں سادگی ہونی چاہئیے۔ اس گروہ کا سرکردہ ڈاکٹر ہو شہ عیسائی ہے۔ جو چین کے موجودہ فلاسفروں میں بڑے پایہ کا آدمی سمجھا جاتا ہے۔ ایک اور طبقہ علماء کا جن میں ایک شخص ٹوڑ اُشٹ مل ہے۔ اور ممتاز لوگوں میں سے ہے اس کا مخالف ہے۔ اور قدیم طرز کو جاری رکھنے کے حق میں ہے ہسپتال سکول اور کوڑھیوں کے وارڈ پادریوں نے کھولے ہوئے ہیں۔ زراعت میں بھی امداد کرتے ہیں۔ قومی تحریکات میں بھی حصہ لیتے ہیں۔

صوبہ وار عیسائی پادریوں کی سرگرمیوں کی کیفیت درج ذیل ہے۔

ہانگ کانگ میں بائبل وغیرہ کی اشاعت ڈیڑھ لاکھ ہو چکی ہے۔ قریباً تمام مشنری پارٹیوں کے مرکز۔ چرچ اور سکول وغیرہ ہیں۔ تعلیمیافتہ اور خوشحال چینی بھی زیادہ تر یہیں پائے جاتے ہیں۔ اسی طبقہ میں مغربیت پھیل رہی ہے۔ لوگ عیسائیت اختیار کر رہے ہیں۔

کینٹن شہر کی آبادی پانچ لاکھ سے زائد ہے مسلمان بمشکل پانچ ہزار ہونگے اس علاقہ میں بالشوازم سے مقابلہ ہے۔ پادری مختلف تحریکات میں حصہ لیکر زیادہ اثر انداز ہو رہے ہیں۔ ملک کا جو میلان دیکھتے ہیں۔ اس کے مطابق کسی نہ کسی طریق سے ہمدردی کرتے رہتے ہیں۔ پہلے کی نسبت اب چونکہ اس علاقے میں سفر کی سہولتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ اس لئے پادریوں کو آسانی ہو گئی ہے۔

سے زچو۔ اس علاقہ میں کمیونسٹوں سے جنگ ہے۔ بائبل کی اشاعت چار لاکھ کے قریب ہو چکی ہے۔

سنٹرل چائنا۔ یہاں بھی کمیونسٹوں سے جنگ ہے۔ جنہیں یونان اور کیانگسی کے علاقے سے پرے تک نکال دیا گیا ہے۔ بائبل کی اشاعت ساڑھے تین لاکھ کے قریب ہے۔ یہاں چونکہ کمیونسٹوں نے بہت بربادی پھیلائی۔ اس لئے پادریوں اور ان کے حامیوں نے لوگوں کو بہت امداد دی ہسپتال اور سکول کھول دیئے۔ اور اس قدر پراپیگنڈا کیا۔ کہ جنرل چیانگ کے شک ان کا مداح ہو گیا۔ اور اس طرح انہیں کامیابی ہوئی۔

کیانگسی میں بھی کمیونسٹوں کا قبضہ رہا یہ ملک بہت برباد ہو چکا ہے۔ حالانکہ بہت زرخیز ہے۔ پادریوں کے مشنوں کو کمیونسٹوں کے ہاتھوں چونکہ نقصان پہونچا۔ اس لئے یہ حکومت کی ہمدردی کے مستحق ہو گئے۔ اب امن قائم ہونے پر ۱۸۰۰ میل لمبی سڑک تیار ہو کر آمدورفت کے لئے کھل چکی ہے۔ کیانگ سے ہنان تک ریلوے بھی بن رہی ہے۔

شنگنگ۔ اس علاقہ میں آبادی سب سے زیادہ ہے۔ چند سال سے علاقہ میں امن ہے آبادی تین کروڑ کے قریب ہے۔ بائبل کی اشاعت نصف ملین ہوئی ہے۔

ٹین سٹین:۔ آبادی پانچ کروڑ ہے۔ طنیانی۔ قحط اور ڈاکو اس علاقہ کی عام باتیں ہیں۔ موٹر کی سڑکیں بہت بن گئی ہیں ٹولک کا انتظام اچھا ہے۔ بائبل کی اشاعت نصف ملین کے قریب ہے۔

منگولیا۔ تین لاکھ سے زائد یہاں بائبل کی اشاعت ہو چکی ہے۔ کلگن عیسائیوں کا مرکز ہے۔

مانچوریا میں چار نئی ریلوے لائنیں بن گئی ہیں۔ جن سے عیسائیوں کو اپنے کام کو وسیع کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ یہاں کے دیسی عیسائیوں میں جوش ہے۔ دس کے قریب گرجے ان چند سالوں میں انہوں نے بغیر بیرونی امداد کے تیار کئے ہیں۔ یہ لوگ ملک کی بعض تحریکات میں بھی حصہ لیتے ہیں مثلاً جوئے اور افیون کے خلاف کوشش۔ سوشل ریفارم کے متعلق صفائی۔ اور حفظان صحت کے متعلق۔ برسوں سے حکومت اور کمیونسٹوں میں جنگ جاری ہے۔ اب جنرل چیانگ کے شک جنگی علاقہ میں اپنی نگرانی کے ماتحت صلح وصفائی کی کوشش کر رہے ہے

اس وقت ملک میں عام طور پر افلاس بد امنی لامذہبی۔ مایوسی اور بے حیائی کا روبہ ترقی ہونا مسلسل ۲۵ سال کے فسادات اور مغربیت کے اثرات کا نتیجہ ہے۔ چینی تمدن میں اعلےٰ انسانیت کے اصول ہیں۔ جو در اصل کنفیوشس کے اصول ہیں۔

اس وقت نیشنلزم۔ روایات کی پرستش توہمات اور جدید روشنی کی تحریکات مثلاً عورت مرد کے آزادانہ تعلقات اور عورت کی حیثیت اور حقوق اور جنرل چیانگ کے شک کی نئی تحریک ملک میں اپنا اثر اور قبولیت پیدا کر رہی ہیں۔ پولیٹیکل اعتبار سے امریکہ برطانیہ جاپان اور روس کا اثر ملک پر ہے مذہب سے تعلیم یافتہ طبقہ بیزار ہو چکا ہے ڈاکٹر سن یاسن کو قومی ہیرو اور مقتدا سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کے اصول کنفیوشس اور منگشی کے اصول کا نچوڑ بتائے جاتے ہیں

کینٹن میں ریشم کے کارخانے ہیں اور ریشم کے کیڑوں کی پرورش ہوتی ہے۔ شہتوت کے باغات بھی بہت ہیں۔ یہاں ہاتھی دانت اور پتھر کا بے نظیر خوبصورت کام ہوتا ہے۔ ہاتھی دانت افریقہ اور برما سے اور پتھر برما سے آتا ہے۔ ہندوستانی دوائیوں کی یہاں کوئی گنجائش نہیں۔ چینی اطباء اپنے فن میں بہت ماہر مانے جاتے ہیں۔ بلکہ ان کا تو دعوےٰ ہے۔ کہ لقمان حکیم چین کے یونان میں پیدا ہوا تھا۔ نہ کہ یورپ کے یونان میں

سکرٹریان تعلیم و تربیت کے متعلق اعلان

تربیت جماعت کا کام ایک نہایت ہی اہم کام ہے اور ہر شخص جو سلسلہ کی ذمہ واریوں کو سمجھتا ہے۔ وہ اس امر کو نہایت ضروری خیال کریگا۔ اس فریضہ کی طرف جماعت کے احباب کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہئیے۔ اور باقاعدہ ماہ بماہ نظارت ہذا میں رپورٹ بھجواتے رہنا چاہئیے۔ نظارت ہذا یہ توقع نہیں خیال کرتی کہ سکرٹریان تعلیم و تربیت اس فریضہ کی ادائیگی سے غفلت برتتے ہونگے۔ مگر اسے شکوہ ہے کہ سال گذشتہ سے جماعتوں کے انتخابات ہو چکے ہیں مگر بہت کم جماعتوں سے تربیت کی رپورٹیں نظارت ہذا میں موصول ہوئی ہیں۔ پس نظارت ہذا اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتوں کو اس فریضہ کی طرف [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چک ۳۲ ضلع لائلپور کے احراریوں کی کذب بیانی

آج کل احراریوں نے جھوٹ پر کمر باندھ کر احمدیوں کی ہر حرکت پر نکتہ چینی کرنا اپنا فرض قرار دے رکھا ہے۔ چنانچہ اخبار "احسان" ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں "خلیفہ قادیان کی دعاؤں کا اثر" کے عنوان سے یہ جھوٹی خبر شائع کی گئی ہے کہ "چک ۳۲ جھنگ برانچ کی احمدیہ جماعت نے ایک ہینڈ پمپ لگوانے کی تجویز کی۔ اور دعا کی غرض سے خلیفہ صاحب کی خدمت میں قادیان ایک آدمی بھیجا۔ مگر ۷۵ فٹ تک پانی بورنگ (Boring) کرنے کے باوجود نہ نکلا۔ حالانکہ عام کنوؤں کا پانی ۲۴ فٹ تک نکل آتا ہے۔"

ہمارا ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ کی ہر کام میں کامیابی خدا تعالیٰ کے فضل اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے وابستہ ہے۔ مگر اس موقع پر کوئی آدمی حضور کی خدمت میں بغرض دعا نہیں بھیجا گیا تھا۔ اور نہ ہی کوئی چٹھی بذریعہ ڈاک حضور کی خدمت میں پہنچائی گئی۔ ہینڈ پمپ کا پانی گڑھا کھودنے پر ۲۴ فٹ پر آ گیا تھا مگر اس خیال سے کہ پانی کی گہرائی زیادہ ہو جائے۔ اور بورنگ (Boring) کرنے پر کوڑ آ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے مستریوں کی صلاح سے پمپ کو دوسری جگہ لگانے کے لئے اکھاڑ لیا گیا۔ دیگر پمپ جو اس گاؤں میں لگائے گئے ہیں ان کی گہرائی بھی ۵۰-۶۰ فٹ سے کم نہیں۔ ہمارے پمپ کا پانی تو چار پانچ فٹ پہلے آ چکا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ہمیں پمپ سے زیادہ مفید اور مستقل چیز یعنی کنواں لگوانے کی طرف توجہ دلائی۔ جس کو دیکھ کر لوگ حیران ہو رہے ہیں۔ یہ کنواں انشاء اللہ جلد مکمل ہو جائے گا۔ جو پمپ کے مقابلہ میں ہزارہا درجہ بہتر اور رفاہ عام کے لئے زیادہ مفید ہوگا۔ اخبار "احسان" کی اس جھوٹی خبر سے پہلے ہی کنواں کا کام شروع ہو گیا تھا۔

خاکسار۔ محمد ابراہیم۔ رشید۔ سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دھنی دیو چک ۳۲ جھنگ برانچ

جھوٹ کے ٹھیکیدار چک ۳۲ ضلع لائلپور کے احراری

اخبار "احسان" کی اسی اشاعت میں یہ بھی شائع کرایا گیا۔ کہ "مرزائیوں نے چک ۳۲ جھنگ برانچ میں اپنا جال پھیلا رکھا ہے۔ اور اس غرض کے لئے ۳-۴ جولائی ۱۹۳۵ء کو جلسہ کیا اور ہم نے بعد جلسہ کر کے مرزائیوں کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑائیں اور کوئی مسلمان اس جلسہ میں شریک نہیں ہوا۔"

انجمن احمدیہ دھنی دیو چک کا سالانہ تبلیغی جلسہ جو ۳-۴ جولائی کو منعقد ہوا اس کے خلاف منکران حق کی سنت کے مطابق احراریوں نے ایڑی چوٹی تک کا زور لگایا۔ کہ کوئی شخص ہمارے جلسہ میں نہ جائے۔ مگر بفضل خدا گاؤں کی تمام سعید فطرت روحیں۔ مرد و زن شریک جلسہ ہوئیں۔ اور مضافات سے بھی اکثر گاؤں سے لوگ ہمارے جلسے میں شریک ہوتے۔ غیر مذاہب کے لوگ بھی تقریریں سننے کے لئے آتے رہے۔ مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل اور قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل کی عالمانہ تقریروں سے مستفید ہوئے۔ مگر بعض دنیاوی مجبوریوں کی بنا پر اظہار قبولیت نہیں کر سکے۔ انشاء اللہ تعالیٰ احمدیہ جماعت بڑھے گی۔ اور یہ ناکام و نامراد احراری اپنا سا منہ دیکھتے رہ جائیں گے۔

خاکسار۔ محمد ابراہیم۔ رشید۔ سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دھنی دیو چک ۳۲ جھنگ برانچ

جلسہ پنام کے متعلق احراریوں کی کذب بیانیاں

نام نہاد مولوی عنایت اللہ ساکن پنام نے بعض اپنی ذاتی اغراض کے ماتحت موضع پنام میں مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ مئی کو ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں احمدی جماعت کے خلاف حد درجہ گند اچھالا گیا اور بدزبانی کی گئی۔ مولوی مذکور کے زیر ہدایت جلوس نکالا گیا جس میں احمدیوں کو ان کے گھروں کے سامنے کھڑے ہو کر فحش گالیاں نکالی گئیں۔ اور بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نہایت دل آزار کلمات کہے گئے۔ لیکن احمدی دوست ان سب ایذا رسانیوں کے باوجود نہایت پر امن رہے مولوی مذکور نے دو مہینے پہلے در بدر پھر کر جلسے اور مدرسے کی آڑ میں کثیر رقم جمع کر لی تھی۔ لیکن مہمانوں کی مہمان نوازی کی تکلیف ساری کی ساری اہالیان دیہہ کے ذمے ڈالی۔ اور کمال بے اعتنائی سے یہ اعلان کر دیا کہ گاؤں والوں نے اس کی مدد نہیں کی حالانکہ یہ واقعات کے قطعاً خلاف بات تھی۔ گاؤں کے تمام شرفاء نے ملا مذکور کی ان حرکات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا اور بدزبانی کے خلاف اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

چونکہ گاؤں میں ایک زہر پھیلانے کی کوشش کی گئی تھی۔ جماعت احمدیہ پنام نے ضروری سمجھا کہ ایک جلسہ منعقد کر کے اس کا انسداد کرے۔ چنانچہ مورخہ ۱۲-۱۳ جون کو جماعت احمدیہ کے مبلغین موضع پنام میں تشریف لائے۔ اور گاؤں کی مشترکہ جگہ میں جہاں کے احمدی بھی حصہ دار مالک تھے۔ جلسہ منعقد کیا گیا لیکن ملا مذکور جس کا اس جگہ سے کوئی بھی تعلق و واسطہ نہ تھا۔ درمیان میں آ کودا اور اس نے فتنہ و فساد کی ہر ممکن کوشش کی۔ جماعت احمدیہ کے سٹیج کے بالمقابل محض فتنہ انگیزی کی نیت سے ایک سٹیج چند گز کے فاصلے پر قائم کر کے چند شوریدہ سر لوگوں کو جمع کر لیا۔ اور شور و غل شروع کر دیا۔ تا کوئی شخص ہمارے جلسے میں شامل نہ ہو۔ اس کی اطلاع پولیس کو دی گئی لیکن ملا مذکور نے پولیس کے سپاہی اور پٹواری کو بھی نہایت بے ہودہ طریق سے دھکا دیا۔

ہمیں اخبار مسلم راجپوت گوجرانوالہ مورخہ ۱۹ جون ۱۹۳۵ء پڑھ کر سخت تعجب ہوا کہ ملا مذکور نے کس طرح سر تا پا جھوٹی کہانی بنا کر اخبار میں شائع کرا دی ہے۔ اور چودھری غلام جیلانی خان صاحب پوسٹل کلرک کے خلاف اپنی پرانی خاندانی دشمنی نکالنے کے لئے کس طرح اپنی طرف سے واقعات تراش کر انہیں بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ ملا مذکور نے اپنی بدزبانی سے گاؤں کی فضا کو حد درجہ مکدر کر رکھا ہے۔ اور کچھ شریر لوگ اس حد تک بے باک ہو گئے ہیں کہ وہ احمدیوں کے خلاف کسی ناجائز حرکت سے بھی نہیں ڈرتے۔ چنانچہ ہمارے جلسہ کے آخری دن جب مہمان واپس ہونے لگے۔ تو ان شریروں میں سے بعض نے لاٹھیوں سے مہمانوں کو زد و کوب کیا۔ اور اب بھی ہر احمدی باشندہ دیہہ کے لئے آرام حرام کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے لئے گلیوں میں سے گذرنا مشکل ہو رہا ہے احراری غنڈے ہر احمدی رہرو پر آوازے کستے ہیں اور انہیں سنا کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس بانی کے خلاف نہایت ناپاک اور گندی گالیاں نکالتے رہتے ہیں۔

حاجی غلام احمد خاں کریام

باورچی۔ موٹر ڈرائیور اور دائی کی ضرورت

ایک معزز احمدی صاحب کو جو صوبہ یوپی میں عہدیدار ہیں۔ ایک احمدی باورچی کی ضرورت ہے جو ہر قسم کے ہندوستانی اور انگریزی کھانے پکا سکتا ہو۔ تنخواہ دس بارہ روپیہ ماہوار اور کھانا ملیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۶ جولائی۔ سر آغا خان کی زیر صدارت لارڈ ہیڈلے کی وفات کے سلسلہ میں ایک اجلاسِ تعزیت منعقد ہوا۔ جس میں لارڈ موصوف کی یادگار کے طور پر ایک میموریل بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس مقصد کے لئے ایک کونسل بنام ہیڈلے میموریل کونسل بنائی گئی ہے جس میں برطانیہ۔ ہندوستان اور دوسرے ممالک کے سر آوردہ لوگ شامل ہیں۔

ڈورٹمنڈ (جرمنی) ۱۶ جولائی۔ ایک کوئلے کی کان دو ہزار فٹ گہرائی میں پھٹ گئی جس کی وجہ سے دس آدمی ہلاک اور ستائیس زخمی ہوئے۔

روم ۱۶ جولائی۔ گورنمنٹ اٹلی کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ ایبے سینیا کی فوجی تیاریوں کے سلسلہ میں سائنور میسولینی نے بھی فوجی تیاریوں کا جدید حکم نافذ کر دیا ہے

لاہور ۱۶ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام کی جو انہوں نے زیر دفعہ ۱۴۴ نافذ کئے تھے۔ خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کا ایک جلسہ بادشاہی مسجد میں منعقد ہوا۔ ازاں بعد دو سو مسلمان شہر کی جانب جلوس کی شکل میں نعرے لگاتے ہوئے روانہ ہوئے۔ پولیس نے جلوس کو روکا۔ اور منتشر ہو جانے کا حکم دیا۔ لیکن مجمع نے منتشر ہونے سے انکار کر دیا۔ پولیس نے لاٹھیاں برسائیں۔ جس سے چار آدمی زخمی ہوئے۔ تین آدمی جو جلوس کے رہنما تھے گرفتار کر لئے گئے۔

لنڈن ۱۶ جولائی۔ دار العوام میں سر سیموئل ہور نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ ایبے سینیا کے باشندے اپنے قریبی علاقوں کے لئے بہترین ہمسائے ثابت نہیں ہوئے۔ انہوں نے بردہ فروشی جاری رکھی ہے۔ انہوں نے عام تجارتی سہولتیں دینے سے بھی انکار کیا ہوا ہے۔ سرکاری احتجاجوں کا بھی کوئی جواب نہیں دیا جاتا۔

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ مجریہ ۱۶ جولائی۔ احراریوں کے متنازعہ مسجد شہید گنج کے متعلق رویہ پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ احراریوں نے مسلمانوں کی نو ساختہ کونسل آف ایکشن کے ساتھ شامل ہونے سے قطعی طور پر انکار کر دیا ہے جب سے متنازعہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں مسلم کونسل آف ایکشن بنانے کی تجویز ہوئی ہے۔ احرار لیڈر سخت پیچ میں پڑے ہوئے تھے۔ کیونکہ وہ دیکھتے تھے۔ کہ اگر کونسل آف ایکشن کے ساتھ شامل ہو گئے۔ تو وہ اپنے لئے گرفتاریوں کا دروازہ کھول لیں گے۔ اور اسطرح ان کا پنجاب کیجسلیچر کے انتخابات میں مجوزہ اور منظم مقابلہ کرنے کا پروگرام درہم برہم ہو جائے گا۔ اگر دوسری طرف وہ کونسل آف ایکشن میں شریک نہ ہوئے تو وہ عوام الناس کی نظروں سے گر جائیں گے اتوار کو کونسل آف ایکشن کے لیڈروں نے احرار لیڈروں سے دونوں راستوں میں سے ایک راستہ اختیار کرنے کا مطالبہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کونسل آف ایکشن کے عام اجلاس منعقدہ اتوار میں احرار لیڈر بالکل غائب تھے۔

ایمسٹرڈم (ہالینڈ) ۱۵ جولائی۔ ہالینڈ کا ایک جہاز سویڈن جا رہا تھا۔ کہ اسے آگ لگ گئی۔ اور وہ ٹوٹ گیا۔ دو مسافر اور چار ہوا باز ہلاک ہو گئے۔ باقی دس مجروح ہیں۔

کراچی ۱۵ جولائی۔ شاہ ایران نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس کی رعایا آئندہ پہلوی ٹوپی کی بجائے ولایتی ٹوپی استعمال کرے جس کے نتیجہ میں ولایتی ٹوپیوں کی مانگ بہت بڑھ گئی۔ یہاں تک کہ بصرہ کے دوکانداروں کے علاوہ کراچی کے دوکانداروں کا سٹاک بھی ختم ہو گیا۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ لائیڈ جارج نے ملک کی خوشحالی کے لئے جو نئی سکیم بنائی ہے اس میں کئی ایک تجاویز ہیں۔ ان میں سے کوئلے۔ روئی۔ لوہے اور فولاد کی صنعتوں کو قوم کی تحویل میں دینے کی تجویز کو گورنمنٹ نامنظور کر دے گی۔ ساٹھ سال کی عمر میں پنشن دینے کی تجویز کو بھی مسترد کر دیگی۔ اور مسٹر لائیڈ جارج کو بتایا جائیگا۔ کہ اس سکیم سے بیکاری دور نہیں ہوگی۔

نینی تال ۱۶ جولائی۔ جھیل نینی تال کے نزدیک ایک گڑھے سے دھواں اور شعلے نکل رہے ہیں۔ اس رقبہ کے اردگرد کے پتھروں کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ جل جاتا ہے۔ گندھک کے زہریلے اور دیگر کیمیائی اشیاء پتھروں کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ اور تمام رقبہ میں گندھک اور فاسفورس پائی جاتی ہے۔

لاہور ۱۶ جولائی۔ میر مقبول محمود صاحب نے صوبہ پنجاب کے مسلم اوقاف اور زکوٰۃ کی تنظیم کے لئے ایک نیا مسودہ قانون تیار کیا ہے۔ اس نئے قانون کا نام "پنجاب مسلم اوقاف اور زکوٰۃ بل ۱۹۳۵ء" ہوگا۔ قانون کا مسودہ استصواب رائے کے لئے مسلم زعما کو بھیجا جا رہا ہے۔ مناسب ترمیم کے بعد کسی پرائیویٹ ممبر کی طرف سے پیش ہوگا۔

شملہ ۱۵ جولائی۔ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اس مسئلہ پر کہ ریلوے کی تمام ضروریات کو ہندوستان پورا کرے زبردست بحث ہونے کی توقع ہے۔ چند ریزولیوشن بھی پیش کئے جائیں گے۔ مسٹر گری نے ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کو چاہئے کہ سٹیٹ ریلوے ورکشاپ میں ضروری مشینری لگا کر ریلوے کی تمام ضروریات یہاں بنائی جائیں۔ اور باہر سے کوئی چیز نہ منگوائی جائے۔

لنڈن ۱۴ جولائی۔ مسٹر مسانی سیکرٹری انڈین سوشلسٹ پارٹی سے جو جمعہ کے دن لنڈن میں پہونچے۔ پاسپورٹ لے لیا گیا اگرچہ ان کو برطانیہ میں نقل و حرکت کی آزادی ہوگی۔ مگر یورپ کے کسی اور ملک میں نہیں جا سکتے۔ صرف ہندوستان آنے کی صورت میں انہیں پاسپورٹ دیا جائیگا

آگرہ ۱۵ جولائی۔ ایک فقیر اپنی نوجوان لڑکی کو فروخت کرنا چاہتا تھا۔ مگر اس کی بیوی اور اس کے تین بھائی اس ارادہ میں حائل ہوئے۔ اس لئے فقیر نے لڑکی کو قتل کر دیا۔ اور تینوں بھائیوں کو زخمی کیا ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

کراچی ۱۵ جولائی۔ صدر انڈین نیشنل لیگ نے تھیاسوفیکل ہال میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ سندھ میں اس وقت ۳ لاکھ آدمی بیکار ہیں۔ ان میں سے دس ہزار صرف کراچی میں ہیں۔

لاہور ۱۵ جولائی۔ سیکرٹری پنجاب لیجسلیٹو کونسل اطلاع دیتے ہیں۔ کہ چونکہ گورنمنٹ اور اس کے افسر دیگر معاملات میں مصروف رہے ہیں۔ اس لئے سرکاری تحریکیں اور ریزولیوشنز مرتب نہیں کئے جا سکے۔ ان حالات میں صدر نے اجلاس کو جو ۲۹ جولائی کو منعقد ہونا تھا۔ ملتوی کر دیا ہے۔ اجلاس کے انعقاد کی تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔

پیرس ۱۴ جولائی۔ شاہ حبشہ کا بھتیجا جنیوا میں تحصیل علم کی غرض سے گیا تھا۔ جہاں ایک مصری لڑکی سے اس کی محبت ہو گئی۔ اس پاداش میں حکومت سوئٹزرلینڈ نے اسے اپنے ملک سے نکال دیا۔

لنڈن ۱۴ جولائی۔ "ڈیلی ہیرالڈ" رقمطراز ہے۔ کہ لنڈن یونیورسٹی کے دو ہندوستانی طلباء نے انڈیا آفس میں شکایت کی ہے۔ کہ انہیں لنڈن کے قریب ایک تالاب میں تیرنے کی اجازت نہیں دی گئی...

صوبہ سرحد میں آگ کے بعد پانی کا عذاب

چارسدہ ۱۷ جولائی۔ ابو عبد اللطیف صاحب چارسدہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:-

تحصیل چارسدہ میں نہایت خوفناک اور عدیم المثال سیلاب آگیا ہے جس کی وجہ سے بے شمار مکانات تباہ ہو گئے۔ مواضعات تنگی شیریاؤ۔ ترنگ زئی۔ چارسدہ۔ پڑانگ۔ ملکی اور کلپانی کے گرد دریا گھیرا ڈالے ہوئے ہے۔ ہوتی میں دو سو کے قریب دکانیں گر گئی ہیں۔ خدا کے فضل سے احمدیوں کے گھر محفوظ ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی